احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 7مارچ 2003ء

جمعہ 7مارچ 2003ء 3محرم 1424ہجری 7امان 1382ہش جلد 53-88 نمبر 52

رسول اللہ نے نام رکھا

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حسینؓ پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے ہم نے کہا حرب- آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسین ہوگا-

(اسد الغابہ جلد2ص18ابن اثیر جزری)

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان حضرت مسیح موعود کے قلم سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی- تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش- یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں- کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں- دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں- یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا- دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی- غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے- اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے- وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے- کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے-

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

نتیجہ مقابلہ بین المجالس

خدام الاحمدیہ پاکستان

2001-2002ء

اول- مجلس خدام الاحمدیہ راج گڑھ لاہور
(خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار)
دوم- مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور
سوم- مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
چہارم- مجلس خدام الاحمدیہ فیصل ٹاؤن لاہور
پنجم- مجلس خدام الاحمدیہ سمن آباد لاہور
ششم- مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا حیدرآباد
ہفتم- مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی
ہشتم- مجلس خدام الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور
نہم- مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
دہم- مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

صدر انجمن میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے- صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں-

تعلیمی قابلیت: ایف-اے- ایف ایس سی، بی-اے بی ایس سی کم از کم 45% نمبر- درخواست دینے کیلئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے- درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول- صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 15- اپریل 2003ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا- نصاب درج ذیل ہے:-

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل- پہلا پارہ باترجمہ چالیس جواہر پارے- ارکان دین- نماز مکمل باترجمہ-
(ب) کشتی نوح، برکات الدعاء، عام دینی معلومات در ثمین (نظم شان اسلام) مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ-

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1974ء ③

29 جون — چک نمبر 303 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو احمدی باپ بیٹوں پر پولیس نے سخت تشدد کیا۔

یکم جولائی — بھیرہ میں احمدیوں کا منہ کالا کر کے بازاروں میں پھرایا گیا۔

2 جولائی — سیٹھی مقبول احمد صاحب کو جہلم میں شہید کر دیا گیا۔

5 جولائی — پاک پتن میں احمدیہ بیت الذکر پر قبضہ کر لیا گیا۔

7 جولائی — خوشاب میں ایک احمدی کی نعش قبر سے نکال کر بے حرمتی کی گئی۔

12 جولائی — بھیرہ میں شدید بائیکاٹ کے باعث فاقوں کی نوبت آ گئی۔

14 جولائی — میرک ضلع ساہیوال میں تمام احمدیوں کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ ہجکہ ضلع سرگودھا میں تمام احمدی مرد گرفتار کر لئے گئے۔

16 جولائی — سرگودھا میں اسیران سے ملاقات کے لئے جانے والے احمدیوں پر ریلوے سٹیشن پر فائرنگ کی گئی۔

18 جولائی — ربوہ ریلوے سٹیشن پر واقعہ سے متعلق تحقیقاتی ٹربیونل میں حضور کا بیان۔

18 جولائی — خوشاب میں فلور مشینوں نے احمدیوں کا آٹا پیسنے سے انکار کر دیا۔

19 جولائی — تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں احمدیہ بیت الذکر پر قبضہ کر لیا گیا۔

19 جولائی — مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کا پہلا سالانہ اجتماع بمقام جورو۔

21 جولائی — مغل پورہ لاہور میں احمدیہ بیت الذکر پر قبضہ کر لیا گیا۔

22 جولائی — لالہ موسیٰ میں احمدیہ بیت الذکر پر قبضہ کر لیا گیا۔

23 جولائی — بہاولنگر میں چھوٹے بچوں کے لئے دودھ کی فراہمی بند کر دی گئی۔

22،23 جولائی، 5 تا 10 اگست، 20 تا 24 اگست — پاکستان کی قومی اسمبلی میں حضور کا بیان اور سوالات کے جوابات۔ حضور پر قریباً 52 گھنٹے جرح ہوتی رہی۔

24 جولائی — شیخوپورہ میں احمدیوں کی دکانیں بند کرا دی گئیں۔

26 جولائی — اُچ شریف بہاولپور میں احمدیہ بیت الذکر پر حملہ، ریکارڈ اور قیمتی اشیاء جلا دی گئیں۔

27 جولائی — اوکاڑہ میں دو احمدیوں کی دکانیں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔

28 جولائی — ساہیوال میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے احمدیوں کے وفد سے ملنے سے انکار کر دیا۔ بھویاں والا گجرات میں احمدیہ بیت الذکر گرا دی گئی۔

29 جولائی — سمبڑیال سیالکوٹ میں احمدیہ بیت الذکر سیل کر دی گئی۔ دولیاں جٹاں میں احمدیوں کو مشترکہ کنوئیں سے پانی لینے سے روک دیا گیا۔

30 جولائی — بوریوالہ سے تمام احمدیوں کو نکال دیا گیا۔ ہارون آباد (بہاولنگر) میں ماشکیوں اور بھنگیوں نے احمدیوں کا کام کرنے سے انکار کر دیا۔

31 جولائی — ڈسکہ میں احمدیوں کی دکانیں زبردستی بند کرا دی گئیں۔

یکم اگست — حافظ آباد میں احمدیوں سے خریدا ہوا سودا چھین کر واپس کر دیا گیا۔

2 اگست — منڈی بہاؤالدین میں ایک احمدی کو درخت سے باندھ کر تشدد کیا گیا۔

ایک نہایت مبارک تحریک

صاحب استطاعت احمدیوں کو افریقہ کے ان ممالک کا دورہ کرنا چاہئے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت پھیل چکی ہے اس سے مقامی لوگوں کو حوصلہ ہوگا اور ان کا ایمان بڑھے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر ملاقات کے جو پروگرام منعقد ہوتے ہیں ان میں 13رجنوری 2003ء کو فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کے دوران ایک سوال یہ پیش کیا گیا کہ

افریقہ کے متعدد ملکوں میں احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک زندہ طاقت نظر آتی ہے تو کیا دوسرے ممالک کے احمدیوں کو وقتاً فوقتاً Encourage کرنا چاہئے کہ وہ بھی کبھی کبھی وہاں جا کر ان سے ملیں تاکہ ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ''ضرور کرنا چاہئے بلکہ میں کہتا ہوں کہ جو لوگ باہر کے احمدی ہیں پاکستان کے ہوں یا انگلستان کے ہوں ان کو چاہئے افریقہ کا دورہ کریں اور ان کے نیک اثر سے وہاں کے مقامی لوگوں کو بھی بہت حوصلہ ہوگا اور اُن کا ایمان بڑھے گا۔ اور ان کا بھی ایمان بڑھے گا جب اُن کو دیکھ کر آئیں گے۔ حیران ہوں گے کہ دیکھو حضرت مسیح موعود کا پیغام کہاں کہاں پہنچا اور کس شان کے ساتھ لوگ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ تو یہ آپ نے اچھا خیال بیان کیا ہے۔

اور میرا پیغام جن تک پہنچے وہ نوٹ کر لیں۔ اس مجلس کے ذریعہ بھی لوگ سنیں گے تو ان کو پتہ چل جائے گا کہ کثرت کے ساتھ لوگوں کو افریقہ کے ان ممالک کا دورہ کرنا چاہئے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت پھیل چکی ہے۔

(13رجنوری 2003ء فرنچ ملاقات)

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2003ء)

کیا شکوہ

اصل میں دکھ تھا ان کو- کیوں میدانِ دلائل ہارے
موت کا کھیل جنہوں نے کھیلا جا کر تخت ہزارے

دین کا پرچم ہر حالت میں ہم نے تھامے رکھا
اس کی خاطر ہم نے اپنے وارے کتنے پیارے

چک سکندر ہو گھٹیالیاں ہو یا چک بھوڑو
اور چونڈہ میں بھی اپنے خوں سے کھیت سنوارے

ہم کو تو منزل سے غرض ہے لوگوں سے کیا شکوہ
راہ میں کس نے پتھر مارے کس نے پھول ہیں مارے

فکر ہے اس طوفانِ تعصب میں بس ایک ہی قدسی
میرے پیارے دیس کی مولا- نیا پار اتارے

عبدالکریم قدسی

پبلشر: آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

حضرت اماں جان کی بعض خصوصیات

الفضل 25 اپریل 52ء

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت والدہ صاحبہ کے متعلق تو بہت کچھ لکھنے کو دل چاہتا ہے اور یہ موضوع ایسا ہے جس سے سیری نہیں ہوسکتی۔ مگر طبیعت کی خرابی سر کی کمزوری خاص کر زیادہ لکھنے سے مانع رہی اور ہے۔ اس مبارک وجود کے لئے حضرت مسیح موعود نے جو مصرع تحریر فرمادیا۔ وہی ایسا جامع ہے کہ اس سے بڑھ کر تعریف نہیں ہوسکتی۔ یعنی

''چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے''

اللہ تعالیٰ کا کسی کو چن لینا کیا چیز ہے۔ اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس محسن و رحمٰن خدا نے کیا کیا جوہر اس روح میں رکھ دیئے ہوں گے۔ جس کو اس نے اپنے مسیحا کے لئے تخلیق کیا۔ میں ان کی تعریف اس لئے نہیں کرونگی۔ کہ وہ میری والدہ ہیں۔ بلکہ اس نظر سے کہ وہ فی زمانہ احمدیوں کی ماں ہیں۔ اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس امر کی گواہی ہمیشہ دونگی کہ وہ اس منصب کے قابل ہیں۔ خدا نے میری والدہ پر فضل و احسان فرمایا کہ ان کو اپنے مسیحا کے لئے چن لیا مگر انہوں نے بھی خدا کی ہی نصرت کے ساتھ دکھادیا کہ وہ اس کی اہل ہیں۔ اور اس انعام اور احسان خداوندی کی بے قدری و ناشکری ان سے کبھی ظہور میں نہیں آئی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ یہ باران رحمت بے جگہ نہیں برسا۔ بلکہ بارآور زمین اس سے فیضیاب ہوئی۔ زیادہ کیا لکھوں مجمل طور سے آپ کی چند خصوصیات اور خوبیوں کا ذکر لکھ دیتی ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ تک بے شک ہمارے دلوں پر آپ کی شفقت کا اثر والدہ صاحبہ سے زیادہ تھا۔ مگر آپ کے بعد آپ کو دنیا کی بہترین شفیق ماں پایا۔ اور آج تک وہ شفقت و محبت روز افزوں ثابت ہو رہی ہے۔ ہمیشہ آپ کی کوشش رہی ہے۔ خصوصاً لڑکیوں کے لئے کہ ان کے مہربان باپ کی کمی کو پورا فرماتی رہیں۔ یہ تڑپ اس لئے بھی رہی کہ دراصل آپ کو حضرت اقدس کی ہم پر مہر محبت و شفقت کا خوب اندازہ تھا۔ اور آپ خود باوجود سب سے اچھی ماں ہونے کے آج تک ہمارے لئے ایک کمی ہی محسوس کئے جا رہی ہیں۔ اور مہربانیوں سے آپ کا دل بھر نہیں چکتا۔

مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعود سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس کے حضرت والدہ صاحبہ کی بیحد قدر و محبت کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں بھی بڑھا کرتی تھی۔

آپ باوجود اس کے کہ انتہائی خاطر داری اور ناز برداری آپ کی حضرت اقدس کو ملحوظ رہتی کبھی حضور کے مرتبہ کو نہ بھولتی تھیں۔ بے تکلفی میں بھی آپ پر پختہ ایمان اور اس وجود مبارک کی پہچان آپ کے ہر انداز و کلام سے ترشح تھی۔ جو مجھے آج تک خوب یاد ہے۔

آخر میں بار بار وفات کے متعلق الہامات ہوئے تو ان دنوں بہت غمگین رہتیں اور کئی بار میں نے آپ کو اور حضرت مسیح موعود کو اس امر کے متعلق باتیں کرتے سنا۔ حضرت اقدس بشاش رہتے مگر والدہ صاحبہ کی اس امر کے متعلق اداسی کا اثر لیتے۔ اور خود بھی ذرا خاموش ہوجاتے۔

ایک بار مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا۔ (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پہلے نیت باندھنے سے پیشتر) کہ ''میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے۔ اور مجھے پہلے اٹھالے'' یہ سن کر حضرت نے فرمایا ''اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو۔ اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں'' ان الفاظ پر غور کریں۔ اور اس محبت کا اندازہ کریں جو حضرت مسیح موعود آپ سے فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے بعد ایک بہت بڑی تبدیلی آپ میں واقع ہوئی۔ پھر میں نے آپ کو پرسکون مطمئن اور بالکل خاموش نہیں دیکھا۔ ایک بے قراری اور گھبراہٹ سی آپ کے مزاج میں باوجود انتہائی صبر اور ہم لوگوں کی دلداری کے خیال کے پیدا ہوگئی۔ جو آج تک نہیں گئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ اس دن سے کہ آپ دنیا میں ہیں بھی مگر نہیں بھی اور ایک بے چینی سی ہر وقت لاحق ہے۔ جیسے کسی کا کچھ کھوگیا ہو۔ اس سے زیادہ میں اس کیفیت کی تفصیل نہیں بیان کرسکتی۔

آپ کی خاص صفات یہ ہیں کہ آپ بے انتہا صابرہ ہیں۔ اور پھر شاکرہ، ہر وقت کلمات شکر الٰہی آپ کی زبان پر جاری رہتے ہیں۔ دعاؤں کی آپ بہت ہی عادی ہیں۔ گو فرماتی ہیں کہ اب اس زور کی دعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہوسکتی۔ جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔ نماز آپ بے حد خشوع و خضوع سے ادا فرماتی ہیں۔ اس کمزوری کے عالم میں آپ کے سجدوں کی طوالت دیکھ کر بعض وقت اپنی حالت پر سخت افسوس اور شرم معلوم ہوتی ہے۔

غریبوں کے لئے خاص طور پر دل سے تڑپ رکھتی ہیں۔ ہر وقت کسی کو مدد پہنچانے کا آپ کو خیال رہتا ہے۔ خیرات میں آپ کا ہاتھ کسی کی حالت سنتے ہی سب سے اول بڑھتا ہے۔ اپنے نوکروں پر خاص شفقت فرماتی ہیں۔ اگر کسی مزاج دار خادمہ کے تنگ کر دینے پر کبھی کچھ سخت کہتی بھی ہیں۔ تو میں نے دیکھا کہ جب تک اس کو پھر خوش نہ کرلیں۔ زبان سے بھی اور کچھ دے دلا کر بھی آپ کو خود آرام نہیں ملتا۔ ان کے آرام کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ ہم لوگ بھی اگر دو تین بار اوپر تلے کوئی کام کہہ دیں۔ تو فرماتی ہیں کہ بس اب وہ تھک گئی ہے۔ اس بیچاری میں اتنی طاقت کہاں ہے وغیرہ۔

اس عمر میں اس وقت تک بھی کسی پر اپنا بار نہیں ڈالتیں۔ خادموں کو بھی تکلیف نہیں دیتیں۔ اپنے ہاتھ سے ہی زیادہ تر کام کرتی ہیں۔ بار بار اس حال میں کہ ضعف سے ٹانگیں کانپ رہی ہوتی ہیں۔ خود کرسی پر چڑھ کر حجرہ (کمرہ کا نام ہے) میں جا کر جو چیز نکالنی ہو، لاتیں۔ (خادمہ) چھوٹی لڑکیوں کو بیٹی کہہ کر پکارنا ان کے کپڑوں اور کھانے پینے کا خود ہی خیال رکھنا دوسری عورتوں پر نہ چھوڑنا آپ کا طریق ہے۔ بلکہ اتنا پیار آپ ان سے فرماتی ہیں۔ کہ وہ اکثر بہت سر چڑھ جاتی ہیں۔ آپ کا معیار عصمت عام نقطۂ نظر سے بہت ہی بلند ہے۔ یہ ایک خصوصیت آپ کے اخلاق کی مدنظر رکھنے کے قابل ہے۔ عورت کی عزت کے بے حد نازک ہونے کے متعلق اکثر نصیحت فرماتی ہیں۔ عورتوں کا بھی آپس میں زیادہ بے تکلف ہونا یا فضول مذاق وغیرہ آپ کو بے حد گراں گزرتا اور ناپسند ہے۔ جو بیوی اپنے شوہر سے زیادہ محبت کرے اس کے ذکر سے خوش ہوتیں۔ اور پسندیدگی کا اظہار فرماتی ہیں۔

شکوہ اور چغلی سے آپ کو ازحد نفرت اور چڑ ہے اور نہ سننا پسند کرتی ہیں نہ خود کبھی کسی کا شکوہ کرتی ہیں۔ اس معاملہ میں آپ کا وقار بہت بلند درجہ ہے کہ کبھی شکوہ کرنا یا کسی کی جانب سے تکلیف پہنچے۔ تو اس کا اظہار کرنا پسند نہیں فرماتیں نہ یہ پسند فرماتی ہیں کہ کوئی دوسرا اس کو محسوس کرکے آپ کے سامنے اس کے جاننے تک کا اظہار کرے۔

مرضی کے خلاف بات کو اکثر سنی ان سنی کر دیتی ہیں۔ اور یہ نہیں پسند فرماتیں کہ وہ ذکر زبانوں پر آئے۔ یا کسی کی جانب سے گستاخانہ یا خلاف بات کا آپ کے علم میں آجانا ہم لوگوں تک پر ظاہر ہو۔

کل احمدیہ جماعت سے آپ کی سچی مادرانہ محبت بھی ایک خصوصیت سے قابل ذکر چیز ہے۔ آپ کو خدا نے یونہی ماں نہیں بنایا۔ بلکہ میں دیکھتی ہوں۔ کہ ایک ماں کی تڑپ بھی ہر فرد کے لئے اس کے دل میں بے حد رکھدی ہے۔ عام جماعت کے لئے خاص افراد کے لئے خصوصاً مریبان کے لئے بہت التزام سے دعائیں فرماتی ہیں۔ اور تڑپ سے فرماتی ہیں۔ بعض دفعہ کسی کا ڈاک میں خط آتا ہے۔ تو ایسی تڑپ سے بآواز بلند اس کے لئے دعا فرماتی ہیں کہ پاس بیٹھنے والوں کے دل میں بھی حرکت پیدا ہو جائے۔ میں نے بھی اکثر صرف حضرت والدہ صاحبہ کے نام خط پڑھ کر اور آپ کی تڑپ دیکھ کر بہت لوگوں کے لئے دعائیں کی ہیں۔ کیونکہ اکثر خط آپ کو سنانے پڑتے ہیں۔ صرف لکھنے والوں پر موقوف نہیں۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ جنہوں نے کبھی خاص تعلق حضرت والدہ صاحب سے ظاہر نہیں رکھا۔ ان کے لئے بیٹھے بٹھائے خیال آگیا ہے۔ اور آپ پھڑک پھڑک کر دعا فرما رہی ہیں۔ (اکثر پرائیویٹ مجالس میں) بآواز بلند خدا کو پکارنے اور بآواز دعا کرنے کی آپ کی عادت ہے۔ استغفار بہت کثرت سے فرماتی ہیں۔

مجھے جو شادی کے ایام میں چند نصائح کی تھیں۔ وہ بھی تحریر کردینا میرے خیال میں مفید ہوگا۔

فرمایا اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضروریات سمجھو۔ ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے گا مگر خدا دیکھتا ہے۔ اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔

اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے۔ تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا۔ کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

ان کے عزیزوں کو عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا کسی کی برائی تم نہ سوچنا۔ خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔

فرمایا میں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لئے دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا۔ خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے۔ میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا ہے۔ یہ تو آپ کو علم ہی ہوگا کہ آپ کی شادی سترہ سولہ سال میں ہوئی تھی۔ فرماتی ہیں کہ وہابی ہونے کے سبب سے صرف والد (حضرت نانا جان) موافق تھے اور سب کنبہ بیحد خلاف تھا۔ ہماری دادی تو بہت روتی تھیں۔ کہ کہاں لڑکی کو (نعوذ باللہ) جھونک رہے ہو۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن خود میں نے سنا کہ ''ابا'' ''اماں'' (نانی اماں) کے خلاف باتوں اور رونے دھونے کے جواب میں کہہ رہے تھے کہ:-

''ایسا داماد تو ساری دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈو گی۔ تو بھی نہ ملے گا۔ ذکر فرمایا کہ ''جب

باقی صفحہ 6 پر

ندیم احمد گولیکی صاحب

تفسیر القرآن ٗاور چند اہم تفاسیر

تفسیر کا لفظ تین حروف یعنی (ف-س-ر) سے مشتق ہے- جس کے معنے ہیں- توضیح کرنا- تشریح کرنا- کھول کر بیان کرنا- جو عموماً الفاظ کے سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے- خصوصاً الفاظ نادرہ و غریبہ کی تشریح وتوضیح کے لئے لغت کی رو سے ''فسر'' کے معنی اظہار و بیان ہیں- اس کا فعل باب ضرب- نصر دونوں سے آتا ہے- تفسیر کا مفہوم بھی یہی ہے- فسر بے حجاب کرنے کو بھی کہتے ہیں- (لسان العرب جلد 2 ص 361) علماء نے لفظ تفسیر کی مختلف تعریفیں کی ہیں-

I- لفظ جس معنی کے لئے موضوع ہو حقیقت یا مجاز- اس کے بیان کرنے کو تفسیر کہتے ہیں-
(ابو طالب ثعلبی)

II- تفسیر ایسا علم ہے جس کی رو سے نبی اکرمؐ پر نازل شدہ قرآن کے معانی سمجھے جاتے ہیں- اور اس کے احکام ومسائل اور اسرار وحکم سے بحث کی جاتی ہے-
(الاتقان جلد 4- ص 174)

III- تفسیر ایسا علم ہے جس میں قرآنی آیات کے نزول- ان کے واقعات- اور اسباب نزول نیز مکی و مدنی، محکم متشابہ، ناسخ منسوخ، مطلق ومقید، مجمل، مفصل، حلال وحرام، وعدہ وعید، امر ونہی اور عبرت وامثال وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے- (الاتقان جلد 4 ص 174)

IV- تفسیر ایک ایسا علم ہے جس میں بشری استطاعت کی حد تک اس امر سے بحث کی جاتی ہے کہ الفاظ قرآنی سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے-
(منہج القرآن جلد 2)

V- تفسیر ایک ایسا علم ہے جس میں الفاظ قرآن کے تلفظ- ان کے مفہوم ومدلول- ان کے احکام افرادی وترکیبی اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے جس کی حالت ترکیب میں وہ حاصل ہوتے ہیں-
(البحر المحیط جلد 1- ص 13)

تفسیر کے اولین ماخذ

1- قرآن مجید کی تشریح وتوضیح کا سب سے پہلا ماخذ خود قرآن مجید ہے- اس لئے کہا گیا ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضاً-

2- اس کے بعد سب سے بڑا ماخذ آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے- تفسیر کی ضرورت اور اہمیت کو اسی وقت سے تسلیم کیا گیا ہے جب قرآن نازل ہو رہا تھا-

اور وہ خلوص وسنجیدگی کے ساتھ اسے سمجھنے کی کوشش کرتے تھے- آیات قرآنی کا مفہوم ومراد سمجھنے کے لئے بلا تکلف حضورؐ سے رجوع کرتے تھے- اس لئے کہ ارشاد خداوندی ہے-

ہم نے تیرے پر ذکر نازل کیا تا تو لوگوں پر کھول کر بیان کرے جو ان کی طرف نازل ہوا- (النحل: 45)

3- تفسیر کا تیسرا اہم ماخذ صحابہ کرامؓ کو سمجھا جاتا ہے- اور ان کی روایات بطور سند تسلیم کی جاسکتی ہیں- اس بناء پر صحابہؓ میں حضرت ابن عباسؓ کو متفقہ طور پر پہلا مفسر کہا جاتا ہے- (ایک روایت کے مطابق حضرت ابن عباسؓ کا تفسیر میں بلند مقام پر فائز ہونا رسول کریمؐ کی دعا کا نتیجہ تھا- آپؐ نے ابن عباسؓ کے متعلق دعا کی تھی-)

نوٹ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ''ترجمان القرآن'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے-

مشہور مفسرین صحابہ کرام

حضرت ابو بکرؓ- حضرت عمرؓ- حضرت عثمانؓ- حضرت علیؓ- حضرت عبداللہ بن عباسؓ- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ- حضرت ابی بن کعبؓ- حضرت زید بن ثابتؓ- حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ- حضرت عبداللہ بن زبیرؓ- (الاتقان- جلال الدین سیوطیؒ)

انس بن مالکؓ- ابو ہریرہؓ- عبداللہ بن عمرؓ- جابر بن عبداللہؓ- عائشہ صدیقہؓ-

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد 4 ص 703)

حضرت مصلح موعود قرآنی علوم کے ماخذوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں-

1- وہ علیم وہ نور ہی سب علم بخشتا ہے اسی نے اپنے فضل سے مجھے قرآن کریم کی سمجھ دی- اور اس کے بہت سے علوم مجھ پر کھولے- اور کھولتا رہتا ہے...... سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ-

2- دوسرا ماخذ قرآنی علوم کا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ذات ہے- آپؐ پر قرآن نازل ہوا- اور آپؐ نے قرآن کو اپنے نفس پر وارد کیا- حتیٰ کہ آپ قرآن مجسم ہو گئے- آپؐ کی ہر حرکت اور آپ کا ہر سکون قرآن کی تفسیر تھے- آپ کا ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر تھا- آپ کا ہر احساس اور ہر ہر جذبہ قرآن کی تفسیر تھا- آپ کی آنکھوں کی چمک میں قرآنی نور کی بجلیاں تھیں- اور آپ کے کلمات قرآن کے باغ کے پھول ہوتے تھے- ہم نے اس سے مانگا اور اس نے دیا- اس کے احسان کے آگے ہماری گردنیں خم ہیں-

پھر حضرت مصلح موعود اپنے علم تفسیر کے متعلق بیان فرماتے ہیں- مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم سے بہت کچھ دیا ہے- اور حق یہ ہے کہ اس میں میرے فکر یا میری کوشش کا دخل نہیں- وہ صرف اس کے فضل سے ہے- مگر اس کے فضل کے جذب کرنے میں حضرت استاذی المکرم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا بہت سا حصہ ہے- میں چھوٹا تھا- اور بیمار رہتا تھا- وہ مجھے پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیتے تھے اور اکثر یہ فرماتے تھے کہ میاں تم کو پڑھنے میں تکلیف ہوگی- میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ- اور اکثر اوقات خود ہی قرآن پڑھتے- خود ہی تفسیر بیان کرتے- اس کے علوم کی چاٹ مجھے انہوں نے لگائی اور اس کی محبت کا شکار بانی سلسلہ احمدیہ نے بنایا- بہر حال وہ عاشق قرآن تھے اور ان کا دل چاہتا تھا کہ سب قرآن پڑھیں- مجھے قرآن کا ترجمہ پڑھایا- اور پھر بخاری کا- اور فرمانے لگے- لو میاں! سب دنیا کے علوم آ گئے ان کے سوا جو کچھ ہے یا زائد یا ان کی تشریح ہے- یہ بات ان کی بڑی سچی تھی- جب تک قرآن وحدیث کے متعلق انسان کا یہ یقین نہ ہو- علوم قرآنیہ سے حصہ نہیں لے سکتا-

پھر اے پڑھنے والو! میں آپ سے کہتا ہوں قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کے لئے ہے- ......پس (اے- ناقل) پڑھو پڑھاؤ- اور پھیلاؤ- عمل کرو- عمل کراؤ اور عمل کرنے کی ترغیب دو- یہی اور یہی ایک ذریعہ (دین) کے دوبارہ احیاء کا ہے- اے اپنی فانی اولاد سے محبت کرنے والو! اور خدا تعالیٰ سے ان کی زندگی چاہنے والو! کیا اللہ تعالیٰ کی اس یادگار اور اس تحفہ کی روحانی زندگی کی کوشش میں حصہ نہ لو گے- تم اس کو زندہ کرو- وہ تم کو اور تمہاری نسلوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشے گا- اٹھو کہ ابھی وقت ہے- دوڑو کہ خدا کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہے- اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر بھی رحم فرمائے- اور مجھ پر بھی کہ ہر طرح بے بس اور پر شکستہ ہوں- اگر مجرم بے بغیر اس کے دین کی خدمت کا کام کر سکوں تو اس کا بڑا احسان ہوگا- یا ستار یا غفار ارحمنی یا ارحم الراحمین برحمتک استغیث-

(تفسیر کبیر جلد سوم کا ابتدائیہ)

اولین تفاسیر

سب سے پہلے کس نے مکمل تفسیر قرآن مجید مرتب کی- ہنوز تحقیق طلب ہے-

I- عبدالملک بن مروان- (م- 86ھ) نے سعید بن جبیر (وفات 95ھ) کو قرآن کی تفسیر لکھنے پر مامور کیا تھا-

II- ابن جریج (متوفی 150ھ) نے تین ضخیم جلدوں میں ایک تفسیر لکھی- جس کو محمد بن ثور نے ان سے روایت کیا-

برصغیر میں تفسیر نگاری

اس خطے میں اس متبرک علم کا آغاز عربی تفسیر نگاری سے ہوا-

I- مختلف حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ پاک و ہند میں سب سے پہلی عربی تفسیر ابوبکر اسحاق بن تاج الدین ابوالحسن (متوفی 736ھ) نے لکھی جو حنفی المذہب تھے- ''جواہر القرآن'' کے نام سے-

II- دوم- مولانا نظام الدین الحسن بن محمد نیشا پوری- جو ''نظام المرج'' کے نام سے مشہور تھے- تفسیر کا نام ''غرائب القرآن'' و ''رغائب الفرقان'' ہے-
(متوفی 728ھ)

اس خطہ کے پہلے مفسر عبد بن حمیر بن نصر ہیں- (بلاد سندھ سے)

مقامی زبانوں میں تفسیر نگاری کی ابتداء

اس سلسلہ میں دو تاریخی روایات ہیں-

I- کشمیر کے ایک راجہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے- کہ اس نے قرآن مجید کی تفسیر مقامی زبان میں تیار کرائی تھی- (تاریخ مسلمان پاک و ہند- ص 107)

II- عراقی نے 270ھ میں قرآن مجید ترجمہ یا تفسیر سندھی زبان میں لکھی- ہندوستان میں قرآن کریم کا پہلا ترجمہ یہی تھا-
(''ملتانی زبان'' از ڈاکٹر عبد مہر الحق ص 321)

اردو تفاسیر

اردو نثر میں تصنیف وتالیف کی ابتداء چودھویں صدی عیسوی کی پہلی دہائی میں اسلامی دینی کتابوں سے ہوتی ہے- خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی متوفی 1405ء کا رسالہ اخلاق وتصوف بتایا جاتا ہے-

اردو میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر کا آغاز سولہویں صدی کی آخری دہائی / دسویں صدی ہجری سے ہوا- لیکن یہ سلسلہ چند پاروں یا چند سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا- مثلاً تفسیر سورہ یوسف- سورہ ہود- سورہ بنی اسرائیل وکہف- سورہ مریم- وغیرہ-

بہر حال شمالی ہند میں پہلی باقاعدہ اور معیاری اردو تفسیر نگاری کی ابتداء بارھویں صدی ہجری کے اواخر سے ہوئی- شمالی ہند کی پہلی مقبول عام تفسیر شاہ مراد اللہ انصاری کی تفسیر ''خدائی نعمت'' معروف بہ ''تفسیر مرادی'' 1185ھ کو اختتام پذیر ہوئی- 300 صفحات پر مشتمل پارہ عم کی تفسیر ہے-

اردو منظوم تفاسیر کے سلسلے میں ''تفسیر مرتضوی منظوم'' کو اولیت حاصل ہے جس کے مصنف شاہ غلام مرتضیٰ جنون الہ آبادی تھے- یہ بھی صرف پارہ عم کی منظوم تفسیر ہے- جو 1194ھ میں مکمل ہوئی-

حضرت مصلح موعود پہلے مفسرین قرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں- ''ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم میں علوم موجود ہیں- جو اپنے موقعہ پر کھولے جاتے ہیں- پہلے مفسرین نے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق، بہت بڑی خدمت قرآن کریم کی کی ہے- اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا- اگر وہ دو غلطیاں نہ کرتے تو ان کی تفاسیر دائمی خوبیاں رکھتیں-

باقی صفحہ 6 پر

درس الحدیث

امام مہدی کے مددگار

عبدالسمیع خان

عن عبداللّٰہ بن الحارث قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یخرج ناس من المشرق فیوطّؤن للمہدی یعنی سلطانہ

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث نمبر 4078)

حضرت عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ اور ان کی روحانی سلطنت کو دنیا میں قائم کریں گے۔

ان اہل مشرق کی خدمات کا ایک واقعہ اس طرح ہے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رفیق حضرت مسیح موعود روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف فرما تھے اور قادیان اور گورداسپور دونوں جگہ لنگر چل رہا تھا۔ اس لئے حضور کو اطلاع دی گئی کہ لنگر کا خرچ ختم ہوگیا ہے اس پر حضور نے بعض مخلصین کو امداد لنگر کے لئے خطوط لکھوائے اس کے جواب میں وزیر آباد سے سبز رنگ کے کاغذ پر ایک خط آیا جس کا عنوان تھا

اے خوشا مال کہ قربان مسیحا گردد

مبارک ہے وہ مال جو خدا کے مسیح کے لئے قربان کردیا جائے۔

نیچے لکھا تھا میرا نوجوان لڑکا فوت ہوگیا ہے میں نے اس کی تجہیز وتکفین کے واسطے دوسو روپے رکھے ہوئے تھے جو میں حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔

(ظہور احمد موعود۔ قاضی محمد یوسف صاحب ص70)

یہ وہ اہل مشرق ہیں جن کو اس زمانہ میں خدائی بادشاہت کے قیام کے لئے چنا گیا۔ انہوں نے اپنی دنیا کی لاش پر اپنے آقا و مولا کی حکومت کا جھنڈا سربلند کیا۔ اس حکومت کا حال یہ تھا کہ اسے پینے کا پانی بھی میسر نہیں تھا۔

ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے سب احباب و مریدین آپ کے سگے چچا زاد بھائیوں، مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب کے کنوئیں سے پانی بھرتے اور پیتے تھے اور حضرت مسیح موعود کے گھر میں بھی اسی کا پانی جاتا تھا لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ جلسہ سالانہ ہونے لگا ہے اور دور دور سے مہمانوں کی آمد زور شور سے جاری ہوگئی ہے اور رجوع خلائق کا منظر ہے تو انہوں نے 1896ء میں حسد سے کنوئیں کا پانی بند کرا دیا۔ (''نور احمد'' صفحہ 45 از حضرت نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس ہال بازار امرتسر طبع دوم ص45)

اس پر حضور نے ''الدار'' میں کنواں کھدوانے کا فیصلہ کر کے اپنے چند مخلص مریدوں کی ایک فہرست مرتب فرمائی اور اپنے قلم مبارک سے انہیں خطوط ارسال کئے کہ وہ بلاتوقف اس کے لئے چندہ بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں آپ نے 5 ستمبر 1896ء کو حسب ذیل مکتوب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام بھی سپرد قلم فرمایا:۔

محبی عزیزم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کوہ چکراتہ ضلع سہارنپور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ اس مہمانخانہ میں دن بدن بہت آمدورفت مہمانوں کی ہوتی جاتی ہے۔ اور پانی کی دقت بہت رہتی ہے۔ ایک کنواں تو ہے مگر اس میں ہمارے بے دین شرکاء کی شراکت ہے۔ وہ آئے دن فتنہ فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ اور نیز سقہ کا خرچ اس قدر بڑھتا ہے۔ کہ اس کی تین سال کی تنخواہ سے ایک کنواں لگ سکتا ہے۔ لہٰذا ان دقتوں کو دور کرنے کے لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ایک کنواں لگایا جاوے۔ سو آج فہرست چند مخلص دوستوں کی مرتب کی ہے۔ جس میں آپ کا نام بھی داخل ہے۔ اس چندہ سے یہ غرض نہیں ہے کہ کوئی دوست فوق الطاقت کچھ دیوے بلکہ جیسا کہ چندوں میں دستور ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ بطیب خاطر میسر آوے وہ بلاتوقف ارسال کرنا چاہئے۔ اپنے پر فوق الطاقت بوجھ نہ ڈالنا چاہئے۔ کہ اس خیال سے انسان بعض اوقات خود چندہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ یہ کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔ اور چاہ کی لاگت تخمیناً 250 روپے ہوگی۔ اگر خداتعالیٰ چاہے گا۔ تو اس قدر دوستوں کے تمام چندوں سے وصول ہوسکے گا۔ والسلام خاکسار غلام احمد 5 ستمبر 1896ء۔

آپ ہمیشہ سے بکمال محبت وصدق دل اعانت اور امداد میں مشغول ہیں۔ صرف بہ نیت شمول در چندہ دہندگان آپ کا نام لکھا گیا۔ گو آپ 2 آنے بطور چندہ بھیج دیں۔ غلام احمد۔

سلسلہ احمدیہ کے مشہور محقق ومصنف حضرت ملک فضل حسین صاحب کے ذریعہ الفضل قادیان 6 اگست 1946ء کے صفحہ 3 پر یہ غیر مطبوعہ مکتوب پہلی بار منظر عام پر آیا تو دہلی کے ممتاز غیر مسلم صحافی سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب نے اپنے اخبار ''ریاست کی 12 اگست 1946ء کی اشاعت میں اس مکتوب پر'' قادیان کے احمدیوں کی پچاس سالہ رفتار ترقی۔ کے زیر عنوان حسب ذیل تبصرہ کیا:۔

''قادیان کی احمدی جماعت کے اس وقت کئی لاکھ ممبر ہیں اور ان ممبروں میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان جیسے جج فیڈرل کورٹ بھی شامل ہیں جو اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ رفاہ عام کے کاموں کے لئے اس جماعت کی معرفت صرف کرتے ہیں۔ اور یہ جماعت مختلف شعبوں کے ذریعہ ہر سال لاکھوں روپیہ ہندوستان وغیرہ ممالک میں مذہب واخلاق کی تبلیغ کے لئے صرف کرتی ہے مگر **آج سے پچاس برس پہلے اس جماعت کے بانی کے پاس ایک کنواں لگوانے کے لئے اڑھائی سو روپیہ بھی نہیں تھا اور آپ نے دو دو آنے جمع کر کے رفاہ عام کے لئے ایک کنواں لگوایا''**

حضرت اقدس کے ارشاد پر حضرت پیر سراج الحق نعمانی نے اس کنویں کی تاریخ لکھی جو

''عجب چشمہ فیض''

واقعی یہ فیض کا وہ چشمہ ہے جو اب دریا اور سمندر بن کر کل عالم میں امام مہدی کے کھیتوں کو سیراب کررہا ہے۔ ہر نئے دور میں اس سے نئی نئی شاخیں نکلتی ہیں اور گلشن احمدیت میں نئی شادابی کا سامان لاتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے اپنے دور خلافت میں 56 کے لگ بھگ بڑی بڑی مالی تحریکات فرمائیں اور ہر تحریک پر جماعت نے استطاعت سے بڑھ کر لبیک کہا۔

خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کو وصیت سے آزاد رکھا ہے۔ اس لئے میں وصیت کرنا خلاف شریعت سمجھتا ہوں لیکن اس شکریہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے اوسطاً پانچواں حصہ اپنی آمد کا چندوں اور للّٰہی کاموں میں خرچ کرتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ بلکہ میں تو گھر کے خرچ کے لئے جو قرض لیتا ہوں اس میں سے بھی چندہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی ضرورتوں کے لئے قرض لیتے ہیں تو خداتعالیٰ کیلئے قرض کیوں نہ لیں۔

(انوار العلوم جلد 12 ص306)

1939ء میں جماعت نے پچاس سالہ جوبلی میں 2,70,000 روپیہ بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ جو حضور نے 1952ء میں سارے کا سارا مع نذرانے ادارہ الشرکۃ الاسلامیہ کے حوالے کردیا جو اردو میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے لئے حضور نے قائم فرمایا تھا۔ اسی ادارہ نے روحانی خزائن، ملفوظات اور تفسیر کبیر کے سیٹ شائع کئے۔

حضور نے 1956ء میں فرمایا:۔

میں ایک لاکھ چالیس ہزار کی زمین صدر انجمن احمدیہ کو اس وقت تک دے چکا ہوں اور اس کے علاوہ بیس تیس ہزار پچھلے سالوں میں چندہ کے طور پر دیا ہے اور ایک لاکھ تیس ہزار تحریک جدید میں دے چکا ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص50)

حضرت مصلح موعود نے ایک وقت میں یہ تحریک بھی فرمائی کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کچھ کمائی کی جائے اور اسے راہ خدا میں دیا جائے۔

ایک خاتون جن کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حرم اول حضرت سیدہ ام ناصر کے ہاں آنا جانا تھا، اس بارہ میں روایت کرتی ہیں:۔

جب خلیفہ ثانی نے تحریک شروع کی کہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے چندہ دیا جائے تو میں حضور کے گھر ام ناصر کے پاس بیٹھی تھی۔ حضور نے کہا'' میں سرمہ پیس کر فروخت کر کے چندہ دوں گا اپنے ہاتھ سے کام کر کے'' میں نے کہا۔ ''حضور میں بھی ساتھ سرمہ پسوادوں گی۔ ساتھ شامل ہو جاؤں گی''۔ فرمایا ''نہیں نہیں یہ بات نہیں۔ میں خود اپنے ہاتھ سے پیسوں گا اور تم خود کچھ کام کرو''۔ دو تین دن کے بعد ام ناصر کے گھر پھر گئی اور ام ناصر سے کہا۔ ''کیا کروں کام مجھے کوئی آتا نہیں۔ چندہ ضرور دینا ہے''۔ ام ناصر نے کہا۔ ''مجھے بھی یہ بڑی سوچ ہے کہ کیا کام کیا جائے۔ خدا کی حکمت سیرت النبیؐ کا جلسہ آ گیا۔ عورتیں دکانیں لگایا کرتی تھیں۔ میں نے کہا۔ میں تو پان بیچوں گی۔ ام ناصر نے کہا۔ ہم دونوں بہنوں کا حصہ ہوگا۔ میں پان منگوادوں گی۔ پان اور کتھ تو ام ناصر نے دیا اور دوسری چیزیں چھالیہ الائچی وغیرہ میں نے اپنی ڈالیں......... ہماری نیت چندہ دینے کی تھی۔ خدا کے فضل سے میرے پان خوب بکے۔ پچاس پان کیا چیز تھی۔ پان ہاتھوں ہاتھ بک گئے۔ ام ناصر بھی میرے پاس آئیں اور کہا۔ میں کیا کام کرسکتی ہوں۔ میں نے کہا آپ جائیں میں خود یہ کام کرلوں گی۔ جب گھر میں آ کر ڈبہ میں ڈالی ہوئی نقدی کا حساب کیا تو اس میں سے چوبیس روپے نکلے۔ بارہ روپے ام ناصر کے اور بارہ روپے میرے حصے میں آئے۔ میں وہ بارہ روپے لے کر حضور خلیفہ ثانی کی خدمت میں اسی وقت حاضر ہوگئی۔ اور عرض کیا۔ حضور یہ لیں پیسے۔ میں تو اپنا کام کر کے آئی ہوں۔ آپ نے تو مجھ سے سرمہ نہیں پسوایا تھا۔ میرا بھی خدا نے کام بنادیا۔

(سوانح فضل عمر جلد سوم ص348 تا 353)

آغاز تحریک جدید کے وقت بیرون ہند کی ایک خاتون نے دو برس تک چکی پیس کر تحریک جدید کا وعدہ پورا کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 8 ص41)

حضرت پیر منظور محمد صاحب......... قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔ اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی لیکن آپ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف 30 روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اشاعت قرآن کریم اور اشاعت (دین) کے لئے بھیج دیتے۔ 1940ء کے بعد جب گرانی ہوگئی تو 40 روپے ماہوار رکھنے شروع کردیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آ سکتے تھے۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں ان کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا، وہی بیٹھک اور وہی دفتر اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالیشان مکان بنا لیتے اور اسے اچھی طرح سے سجا لیتے لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی کی تسکین میں لذت پاتے تھے اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے۔ ذرا اس قسم کے لوگ دنیا

میں حلاش تو کر کے دیکھو، کیا کہیں مل سکتے ہیں؟

(ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ اپریل 1969ء ص 21)

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق بابو فقیر علی صاحب امرتسر میں تھے کہ حضور کی طرف سے چندہ لینے والے پہنچ گئے۔ آپ کے پاس اس وقت ٹین میں صرف آدھ سیر کے قریب آٹا تھا آپ نے وہی پیش کر دیا اور اس رات آپ اور آپ کے اہل وعیال بھوکے سوئے۔ (الفضل 18 جنوری 77ء)

حضور کے ایک اور رفیق سائیں دیوان شاہ سکنہ نارووال اپنے قادیان آنے کی ایک وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:-

"میں چونکہ غریب ہوں چندہ تو دے نہیں سکتا قادیان جاتا ہوں تا کہ مہمان خانہ کی چارپائیاں بن آؤں اور میرے سر سے چندہ اتر جائے۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 9)

جماعت احمدیہ کے نظام مالیات کو 1947ء کے فسادات کے دوران سخت دھکا لگ چکا تھا مگر مخلصین جماعت نے ان نازک ایام میں کس ذوق وشوق سے مالی جہاد میں حصہ لیا؟ اس کی ایک شاندار مثال حضرت سیدنا المصلح الموعود کی زبان مبارک سے درج ذیل ہے فرمایا:-

"جالندھر کی ایک احمدی عورت میرے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے اور یہ کہ وہ بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ پھر اس نے دو زیور نکال کر حفاظت مرکز کی تحریک میں بطور چندہ دے دیئے۔ میں نے اسے کہا تم تو لٹ کر آئی ہو، یہ چندہ تو ان لوگوں پر ہے جو یہاں تھے اور جو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔ وہ عورت یہ بھی کہہ چکی تھی کہ اس نے حفاظت مرکز کا چندہ ادا کر دیا ہوا ہے اس نے کہا میں یہی دو زیور نکال کر لائی ہوں۔ جب میں نے دیکھا کہ جماعت نازک دور سے گزر رہی ہے تو میں نے خیال کیا کہ میرا سارا زیور اور دوسری جائیداد تو کفار نے لوٹ لی ہے کیا اس میں خدا تعالیٰ کا کوئی حصہ نہیں۔ میرے پاس یہی دو زیور ہیں جو میں بطور چندہ دیتی ہوں"۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 339،340)

یہ وہ کمزور بے خانماں اور بے کس لوگ تھے جن سے اس زمانہ میں آسمانی حکومت کے استحکام کا کام لیا گیا۔ اس جماعت کی دولت پیٹرول کے چشمے اور معدنیات کے ذخائر نہیں وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑکتے ہیں۔

انہی کے ذریعہ دین زندہ ہو رہا ہے اور انہیں کے ذریعہ ساری دنیا میں سچائی کو غلبہ نصیب ہوگا۔

بقیہ صفحہ 4

تمہارے ابا مجھے لے کر آئے تو یہاں سب کنبہ سخت مخالف تھا۔ اور پیچھے سے ان بیچاروں کی بھی گھر والوں نے روٹی بند کر رکھی تھی۔ گھر میں عورت کوئی نہ تھی صرف میرے ساتھ والی فاطمہ بیگم تھیں۔ وہ کسی کی زبان نہ سمجھیں۔ نہ اس کی کوئی سمجھے شام کا وقت بلکہ رات تھی۔ جب پہنچے تنہائی کا عالم بیگانہ وطن میرے دل کی عجیب حالت تھی۔ اور روتے روتے میرا برا حال ہو گیا تھا نہ کوئی اپنا تسلی دینے والا نہ منہ دھلانے والا۔ حیران پریشان میں آن کر کمرے میں ایک کھری چارپائی پڑی تھی (جس کی پائنتی ایک میز پڑا تھا) اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہو گئی یہ اس زمانہ کی ملکہ دو جہاں کا بستر عروسی تھا اور سسرال کے گھر میں پہلی رات تھی مگر خدا کی رحمت کے فرشتے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ اے کھری چارپائی پر سونے والی پہلے دن کی دلہن دیکھ تو سہی۔ دو جہان کی نعمتیں ہوں گی۔ اور تو ہو گی۔ بلکہ تاج شاہی تیرے غلاموں کے قدموں سے لگے ہوں گے ایک دن انشاءاللہ۔

بقیہ صفحہ 5

1- منافقوں کی باتوں کو جو انہوں نے مسلمانوں میں مل کر شائع کیں ان تفاسیر میں جگہ دے دی گئی ہے- اور اس وجہ سے بعض مضامین (دین) اور آنحضرتؐ کی ذات کے لئے ہتک کا موجب ہو گئے ہیں-

2- انہوں نے یہودی کتب پر بہت کچھ اعتبار کیا ہے- اور ان میں سے بھی مصدقہ بائیبل پر نہیں بلکہ یہودی روایات پر' اور اس طرح دشمنوں کو اعتراض کا موقعہ دے دیا ہے- اگر رسول کریمؐ کا فرمانا کہ لاتصدقوھم ولا تکذبوھم ان کے ذہن میں رہتا تو یہ مشکل پیش نہ آتی- بہر حال ان دو غلطیوں کو چھوڑ کر جو محنت اور خدمت ان لوگوں نے کی ہے اللہ تعالیٰ ہی ان کی جزاء ہو سکتا ہے-

دو اور غلطیاں بھی ان سے ہوئی ہیں- مگر میں سمجھتا ہوں- وہ زمانہ کے اثر کے نیچے تھیں- ایک بعض آیات کو منسوخ قرار دینا- دوسرے مضامین قرآن کی ترتیب کو خاص اہمیت نہ دینا- مگر میرے نزدیک باوجود زمانہ کی رو کے خلاف ہونے کے اس بارہ میں انہوں نے مفید جدوجہد ضرور کی ہے-

میرے نزدیک ان محقق مفسرین میں علامہ ابن کثیر' علامہ ابو حیان صاحب محیط اور علامہ زمخشری صاحب کشاف خاص طور پر قابل ذکر ہیں- گو آخر الذکر پر اعتزال کا داغ ہے- طبری نے تفسیر کے متعلق روایات جمع کرنے میں خاص کام کیا ہے- اور علامہ ابوالبقاء نے اعراب قرآن کے متعلق املاء ما منّ به الرحمان لکھ کر ایک احسان عظیم کیا ہے- گزشتہ صدی کی کوششوں میں سے تفسیر روح المعانی علوم نقلیہ کی جامع کتاب ہے- مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بالعموم وہ روایت کو اپنے الفاظ میں درج کر دیتے ہیں- مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی تفاسیر کا خلاصہ اس میں آ جاتا ہے-

(تفسیر کبیر جلد سوم- "ب" ابتدائیہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34657 میں محمود احمد عباسی ولد مظفر حسین عباسی قوم عباسی پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3680 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمود احمد عباسی ولد مظفر حسین عباسی دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا جمال الدین شاکر ولد صوبیدار سراج الدین صاحب دارالعلوم حلقہ خلیل ربوہ گواہ شد نمبر 2 مظفر حسین عباسی والد موصی-

مسل نمبر 34658 میں چوہدری محمد حنیف باجوہ ولد چوہدری نظام الدین قوم باجوہ پیشہ پنشنر عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-

1- زرعی زمین رقبہ 50 کنال واقع چک نمبر 107 ضلع بہاولنگر مالیتی -/7,00000 روپے 2- پلاٹ رقبہ 9 مرلے واقع چک نمبر 107 ضلع بہاولنگر مالیتی 30,000 روپے 3- مکان رقبہ 14 مرلے واقع 6/40 فیکٹری ایریا مالیتی 5,00000 روپے 4- پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع نصرت آباد کالونی ربوہ مالیتی 2,00000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1847 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- اور مبلغ 30,000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد چوہدری محمد حنیف باجوہ ولد چوہدری نظام الدین فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 محمد یعقوب وصیت نمبر 13885-

مسل نمبر 34659 میں حسان محمود سعد ولد سلطان محمود انور صاحب قوم...... پیشہ طالب علمی عمر 18 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 74-A صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد حسان محمود سعد ولد سلطان محمود انور صاحب کوارٹر نمبر 74-A صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلطان محمود انور والد موصی گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالصمد ولد مرزا رفیع احمد صاحب حلقہ بیت المبارک ربوہ-

مسل نمبر 34660 میں صفیہ سیال زوجہ عبدالحی قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3,5000 روپے 2- طلائی زیورات وزن 400 گرام 612 ملی گرام مالیتی 2,20350 روپے 3- طلائی سیٹ مالیتی 5,000 روپے 4- ایک عدد ڈائمنڈ انگوٹھی مالیتی 30,000 روپے اس

وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صفیہ سیال زوجہ عبدالحی دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالمنان ولد چوہدری نواب دین دارالصدر غربی ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ صبیحہ این احمد صاحبہ بنت ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب نیورو فزیشن ورجینیا امریکہ کا نکاح ہمراہ مکرم ارشد۔ ایم خان صاحب ابن مکرم انور۔ ایم خان کیلیفورنیا امریکہ بعوض بیس ہزار امریکی ڈالرز مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے بیت الرحمن واشنگٹن میں 8 فروری 2003ء کو پڑھا۔ مکرمہ صبیحہ احمد صاحبہ مکرم محمد عبدالخالق صاحب لیفٹیننٹ کرنل (ر) ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر کرنل محمد رمضان صاحب ریڈیالوجسٹ کی پوتی ہے۔ مکرم ارشد ایم خان صاحب مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کیلئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

آمین

مکرم طاہر محمود مبشر صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف کے وقف نو بیٹے راشد مبشر طلحہ صاحب نے پونے پانچ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ مورخہ 19 دسمبر 2002ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ راشد مبشر کو قرآن کریم عمدگی سے پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرمہ کرن صاحبہ بنت ڈاکٹر کریم احمد صاحب نے ایم اے انتھراپالوجی (سوشل سائنس) پشاور یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔ 845/1100 نمبر حاصل کر کے اپنے شعبہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوفہ مردان کے صدر جماعت مکرم نعیم احمد صاحب کی بھتیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کی کامیابی سلسلہ اور خاندان کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور آئندہ کامرانیوں سے نوازتا رہے۔

ولادت

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ صادقہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب دارالرحمت وسطی کو مورخہ 18 فروری 2003ء بروز منگل بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "شمائلہ" عطا فرمایا ہے بچی مکرم برکت علی صاحب مرحوم دارالنصر شرقی کی پوتی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔

درخواست دعا

مکرم بشارت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کی بڑی ہمشیرہ محترمہ طیبہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طارق وسیم صاحب مالموسویڈن کے گھٹنے کا آپریشن متوقع ہے۔ مکمل شفاء کیلئے اور تمام قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ہومیو ڈاکٹر وسیم احمد مہار صاحب دارالنصر غربی منعم تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رحمان مسعود مہار ابن مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب مہار آف کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ آمنہ محفوظ مہار صاحبہ بنت چوہدری غلام اللہ صاحب سیالکوٹ بحق مہر نو ہزار کینیڈین ڈالرز مورخہ 28 فروری 2003ء کو مکرم عبدالستار صاحب سیکرٹری مال نے احمدیہ بیت الذکر کبوترانوالی سیالکوٹ میں بعد از نماز جمعہ پڑھا۔ لڑکا اور لڑکی چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں ضلع نارووال رفیق حضرت مسیح موعود کی اولاد سے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 7 مارچ 2003ء

12-05am	عربی سروس
1-05am	چلڈرنز پروگرام
1-30am	مجلس سوال و جواب
2-55am	ہنر
3-10am	سنگ میل
3-30am	ترجمۃ القرآن
4-30am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05am	یسرنا القرآن
6-30am	مجلس عرفان
7-30am	ایم ٹی اے سپورٹس
8-05am	نظام شمسی کا سفر
9-10am	سیرت صحابہ رسولؐ
10-00am	ہومیوپیتھی کلاس
11-05am	تلاوت۔ خبریں
11-35am	لقاء مع العرب
12-40pm	سرائیکی سروس
1-45pm	مجلس عرفان (اردو)
2-45pm	درس حدیث
3-05pm	انڈونیشین سروس
4-05pm	سیرت صحابہ رسولؐ
5-05pm	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-00pm	خطبہ جمعہ (براہ راست)
6-50pm	مجلس عرفان
7-40pm	بنگالی ملاقات
8-35pm	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-20pm	فرانسیسی سروس
10-20pm	جرمن سروس
11-25pm	لقاء مع العرب

ہفتہ 8 مارچ 2003ء

12-30am	عربی سروس
1-30am	یسرنا القرآن
1-55am	مجلس عرفان
2-45am	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-35am	درس حدیث
3-55am	ہومیوپیتھی کلاس
5-05am	تلاوت۔ درس حدیث، خبریں
6-05am	یسرنا القرآن
6-25am	مجلس سوال و جواب
7-30am	کہکشاں
8-15am	اردو کلاس
9-25am	کوئز: انوار العلوم
10-00am	جرمن احباب سے ملاقات
11-05am	تلاوت۔ خبریں
11-30am	لقاء مع العرب
12-35pm	فرانسیسی سروس
1-50pm	درس القرآن
3-20pm	انڈونیشین سروس
4-20pm	چلڈرنز پروگرام
5-00pm	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
5-50pm	اردو کلاس
7-00pm	بنگالی پروگرام
8-05pm	چلڈرنز کلاس
9-05pm	فرانسیسی سروس
10-05pm	جرمن سروس
11-05pm	لقاء مع العرب

اتوار 9 مارچ 2003ء

12-15am	عربی سروس
1-15am	یسرنا القرآن
1-45am	مجلس سوال و جواب
2-50am	چلڈرنز کلاس
3-50am	جرمن ملاقات
5-05am	تلاوت۔ سیرت النبیؐ۔ خبریں
6-00am	چلڈرنز کلاس
6-35am	مجلس سوال جواب (اردو)
7-40am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتابیں
8-25am	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-25am	کوئز: تاریخ احمدیت
10-15am	لجنہ کی حضور سے ملاقات
11-10am	تلاوت۔ خبریں
11-50am	لقاء مع العرب
12-50pm	سپینش سروس
1-55pm	مشاعرہ
2-35pm	کوئز: تاریخ احمدیت
3-25pm	انڈونیشین سروس
4-25pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتابیں
5-05pm	تلاوت۔ سیرت النبیؐ۔ خبریں
6-00pm	مجلس عرفان
7-05pm	بنگالی پروگرام
8-05pm	لجنہ کی حضور سے ملاقات
9-05pm	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-05pm	جرمن سروس
11-10pm	لقاء مع العرب

سوموار 10 مارچ 2003ء

12-10am	عربی سروس
1-10am	چلڈرنز کلاس
1-40am	مجلس سوال و جواب

باقی صفحہ 8 پر

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	7-مارچ	زوال آفتاب	12-20
جمعہ	7-مارچ	غروب آفتاب	6-13
ہفتہ	8-مارچ	طلوع فجر	5-04
ہفتہ	8-مارچ	طلوع آفتاب	6-26

عراق پر حملہ اور حکومت کی تبدیلی قبول نہیں

اسلامی ممالک نے عراق پر ممکنہ امریکی حملہ مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ قطر کے دارالحکومت دوحہ میں اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) کے سربراہ اجلاس کے اختتام پر جاری ہونے والے بیان میں کہا ہے کہ مسلم رہنما عراق پر کسی بھی حملے اور کسی بھی اسلامی ملک کی سلامتی کو درپیش کسی بھی طرح کے خطرے کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔

امریکہ میں تعلیمی ادارے بند۔ طلباء کا احتجاج

عراق پر ممکنہ امریکی حملے کے خلاف امریکہ میں طلباء نے تعلیمی اداروں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جس سے تعلیمی ادارے بند رہے۔ ہڑتال کی کال نیشنل یوتھ اینڈ سٹوڈنٹس پیس کولیشن نے دی۔ اس موقع پر طلباء نے مظاہرے کئے اور ریلیاں نکالیں طلباء نے کہا کہ امریکہ عراق کو جارحیت کا نشانہ بنا کر ہمارے لئے مزید دشمن پیدا نہ کرے۔ ہم جنگ نہیں امن چاہتے ہیں پوری دنیا کی نئی نسل کو علم کی دولت سے مالا مال دیکھنا چاہتے ہیں۔

قومی اسمبلی میں ہنگامہ

قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کا آئین میں لیگل فریم ورک آرڈر کی شمولیت پر زبردست احتجاج' ایوان میں ہنگامہ اور سپیکر کا گھیراؤ کیا گیا۔ اس احتجاج کے باعث کارروائی نہ ہو سکی۔ سپیکر امیر حسین نے ایک مرتبہ پھر ملتوی کرنے کے بعد اجلاس ختم کر دیا۔ اجلاس شروع ہوتے ہی مسلم لیگ ن' پیپلز پارٹی اور مجلس عمل کے ارکان نعرے بازی کرنے لگے آئین کی ترمیم شدہ کا پیاں لینے سے انکار کر دیا۔

گیس کے نرخوں میں اضافہ' چار گنا بل بھجوا دیئے

بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے رجحان کے بعد اب گیس کمپنیوں نے بھی عالمی اداروں کے دباؤ پر گیس کے نرخوں میں تباہ کن اضافہ کر دیا ہے اور اس فیصلے کی روشنی میں صارفین کو پچھلے دو تین ماہ کی نسبت تین سے چار گنا زائد مالیت کے بل بھجوا دیئے ہیں جس پر صارفین نے سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی خزانہ بھرنے کا دعویٰ کرنے والی حکومت اور مشیر خزانہ عوام کو بتائیں کہ گیس کے نرخوں میں اس قدر اضافہ کا کیا جواز ہے۔ جن صارفین کو پچھلے ماہ میں ایک ہزار روپے سے کم مالیت کے بل موصول ہوتے تھے انہیں ماہ فروری کے بل تین ہزار سے 4 ہزار روپے کے درمیان موصول ہوئے ہیں۔ اس بارے میں اقتصادی ماہرین نے کہا ہے کہ گیس کے نرخوں میں اس قدر اضافے کا کوئی جواز نہیں۔

عراق کا پرامن حل چاہتے ہیں صدر مملکت

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ عراق کے مسئلہ پر پاکستان کا اصولی موقف ہے کہ عراق کا مسئلہ جنگ کی بجائے پر امن طریقے سے حل ہونا چاہئے۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف ہے۔ اس کے خاتمے کیلئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔

کوفی عنان نے صدر بش کی رائے مسترد کر دی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے صدر بش کی اس رائے کو رد کر دیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے عراق پر فوجی کارروائی کا اختیار نہ دیا تو یہ ادارہ غیر متعلق ہو کر رہ جائے گا۔ کوفی عنان نے تسلیم کیا کہ اقوام متحدہ کا ادارہ ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ یہ عراق بحران سے کہیں زیادہ بڑا ادارہ ہے۔

القاعدہ گھیرے میں آ گئی

وفاقی وزیر داخلہ نے فرانس کی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو میں کہا کہ خالد شیخ اور مصطفیٰ احمد سے حاصل ہونے والی اہم معلومات کے باعث القاعدہ کے آپریشن کے طریقہ کار اس کی معاون تنظیموں اور مالی تعاون کے ذرائع ہماری گرفت میں آ گئے ہیں۔ اور اس طرح القاعدہ گھیرے میں آ گئی ہے۔

عوام امریکی فوجیوں کی لاشیں اٹھانے کیلئے تیار رہیں

امریکہ کے چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف جنرل رچرڈ مائیرز نے کہا ہے کہ عراق پر حملے کی صورت میں عوام امریکی فوجیوں کی نعشیں اٹھانے کیلئے تیار رہیں۔ انہوں نے ایک ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے مزید کہا کہ عراق کے خلاف آئندہ جنگ سابق گلف جنگ جیسی نہیں ہو گی۔ جس میں چند فوجی مارے گئے تھے انہوں نے کہا کہ امریکی عوام پر یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ اگر امریکی فوج کو عراق میں داخل ہونے کا حکم ملتا ہے تو فوج کو جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بقیہ صفحہ 7

2-50am مشاعرہ
3-35am لجنہ کی حضور سے ملاقات
5-05am تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-00am چلڈرنز پروگرام
6-15am مجلس سوال وجواب (انگلش)
7-20am روحانی خزائن کوئز پروگرام
8-10am اردو کلاس
9-20am چائنیز سیکھئے
10-00am فرانسیسی پروگرام
11-05am تلاوت۔ خبریں
11-30am لقاء مع العرب
12-35pm چائنیز پروگرام
1-10pm تقریر: حافظ مظفر احمد صاحب
1-45pm مجلس سوال وجواب (انگلش)
2-55pm کوئز: خطبات امام
3-25pm انڈونیشین سروس
4-25pm سفر ہم نے کیا
5-05pm تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
5-50pm اردو کلاس
7-00pm بنگالی پروگرام
8-05pm فرانسیسی پروگرام
10-05pm جرمن سروس
11-10pm لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 1

(ج) انگریزی' حساب مطابق معیار میٹرک' عام معلومات
(1) امیدوار کا خوش خط ہونا ضروری ہوگا۔
(2) ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا۔ کامیاب ہونے کیلئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہونگے۔
(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سردی کا علاج معجون فلاسفہ
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان' شجر کاذیجی' ٹیمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہو گی
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون شوروم 212381
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی